اس قدر سے انجان تھے ہم

اسماء خالد فاروق

ہوگی فرصت کبھی تو سوچیں گے
کس کو چاہیں گے، کس کو چھوڑیں گے
آج آنکھوں میں ٹھہرنے والے
دل کے اندر کبھی تو اُتریں گے

"یہ بہت مشکل ہے...... بہت ہی مشکل۔ میں ایسا کیسے کرسکتا ہوں۔ امی جی...... کس مصیبت میں ڈال دیا ہے آپ نے۔ سوچ کر بھی شرم آرہی ہے...... لیکن میں سوچ ہی کیوں رہا ہوں۔ بس گھر جاؤں گا اور انکار کردوں گا" میں نے دل میں سوچا اور اپنی سوچ پر عمل کرنے کا پختہ ارادہ بھی کرلیا۔ سوچ لینا اور عمل کرنا دو مختلف کام ہیں۔ سوچ تو میں نے لیا تھا۔ مگر عمل کرتے ہوئے نہ جانے کیوں مجھے اپنا دل "دغا" دیتا ہوا محسوس ہوا۔ صبح ڈیرہ غازی خان جانا تھا اور ساری رات کروٹیں بدلتے گزر گئی لیکن فیصلہ پھر بھی نہ کرسکا' آخر فیصلہ کرنا اتنا مشکل کیوں ہورہا ہے۔ بس انکار ہی تو کرنا ہے اور وہ میں جاکر کردوں گا۔ آپ لوگ بھی الجھن کا شکار ہوں گے کہ آخر میں ہوں کون؟ بس ٹینشن کی وجہ سے اپنا تعارف کروانا یاد نہیں رہا میرا نام 'علی' ہے علی شاہنواز ہم دو بھائی اور ایک بہن ہیں بھائی مجھ سے بڑا ہے اور ہماری کینیڈا والی خالہ نے اسے گود لے رکھا ہے ان کی اپنی صرف دو بیٹیاں ہیں۔ ہماری بہن زنیرہ مجھ سے سات آٹھ سال چھوٹی ہے۔ میں ملتان میں سوئی گیس کے محکمے میں نیا نیا ملازم ہوا ہوں۔ ٹھیک ٹھاک پوسٹ ہے اور عنقریب مجھے رہائش اور کنوینس مل جائے گی جب تک میں روزانہ یا ہفتے میں دو تین دن بعد اپنے شہر ضرور جاتا ہوں۔ سفر کر کرکے حالت خراب ہوچکی ہے۔ ایسے میں میری دلاری امی جان کو اپنے ہونہار سپوت کو دولہا بنانے کا شاندار خیال سوجھا' چلو یہ تو خوشی کی بات ہے مگر اعتراض مجھے لڑکی پر ہے۔ جس کو آج تک میں اپنی بہن کا درجہ دیتا رہا اب اس سے شادی کیسے کرلوں۔ لاحول ولاقوۃ...... آں...... آں آپ غلط سمجھ رہے ہیں زُنیرہ شاہنواز میری حقیقی بہن ہے اماں جان کا ووٹ تو نویرہ حق نواز کے حق میں ہے وہ نہ صرف میری خالہ زاد بلکہ چچازاد بھی ہے۔ آپ کہیں گے کیا پاگل پن ہے بالکل مناسب رشتہ ہے کیونکہ نویرہ نہ صرف خوبصورت و خوب سیرت ہے بلکہ ذہین اور سگھڑ بھی ہے یہیں ملتان یونیورسٹی سے ایم اے انگلش کررہی ہے۔ خرابی صرف یہ ہے کہ وہ مجھے اپنا

سگا بھائی سمجھتی ہے‘ نہ صرف سمجھتی ہے بلکہ دل و جان سے مانتی ہے اور میں بھی پوری ایمانداری سے بتار ہا ہوں کہ تین ہفتے پہلے اپنے دل میں اس کے لئے بالکل ایسے ہی جذبات رکھتا تھا۔ تین ہفتے پہلے بدھ کو امی میرے کمرے میں آئیں اور بلاتمہید اپنی پسند بتادی‘ ساتھ میں ابو جی کی خواہش کی ''اسٹیمپ'' بھی موجود تھی لاکھ سمجھایا امی نورہ میری بہنوں جیسی ہے میں اس سے شادی نہیں کرسکتا‘ مگر نہ جی مرغے کی ایک ہی ٹانگ ''شادی سے پہلے تمام شریف لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کو بہن بھائی ہی سمجھتے ہیں میں نے ہر طرح امی کو سمجھایا گھر چھوڑنے کی دھمکی دی‘ منت کی اور یہ بھی کہا کہ نوریہ نہیں مانے گی وہ کیا سوچے گی کہ بھائی بن کر کیسی گھٹیا حرکت کی۔ مجھے تو امی کو سمجھاتے ہوئے بھی شرم آرہی تھی‘ امی حضور مقدمہ ابو جی کی عدالت میں لے گئیں انکے اپنے فلسفے‘ جب دونوں کی منت کر کے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو مجبوراً میں غصے سے گھر سے نکل گیا اور بغیر اطلاع کے ملتان‘ تین ہفتوں سے دوست کے گھر ٹھہرا ہوا ہوں اور امی ابو کو سمجھانے کے منصوبے تراش تراش کر عاجز آچکا ہوں۔ شکر یہ ہے کہ نوریہ کی یونیورسٹی کی چھٹیاں ہیں ورنہ میں اس کا سامنا کیسے کرتا‘ بس انکار کا فیصلہ پکا ہے‘ خود کو تسلی دے کر میں آرام سے لیٹ گیا‘ لیکن لگتا ہے کہ آرام میرے نصیب میں نہیں‘ ابو سے لڑ آیا‘ امی سے ناراض ہوگیا تین ہفتے سے گھر کا رخ نہیں کیا‘ راتوں کو جاگ کر ''انکار'' کے فیصلے کو پختہ کیا مگر اب دل...... مجھے لگ رہا ہے کہ انکار کرنا اتنا بھی آسان نہیں ہے‘ ضرور کوئی گڑبڑ ہے اور یہ گڑبڑ دل کے علاقے سے شروع ہوئی ہے۔ یہ دل ہوتا ہی فساد کی جڑ ہے۔ نوریہ حق نواز کی من موہنی صورت آنکھوں کے آگے ٹھہری گئی ہے اور...... اور یہ کہ لعنت ہے مجھ پر کتنا کمینہ ہوں میں۔ تھک ہار کر میں خود کو گالیاں دینے لگا۔ خود کو خوب ڈانٹا سمجھایا اور اگلے دن انکار کرنے کا پکا فیصلہ کر کے ملتان سے روانہ ہوگیا۔

بجو! آپ خود بتائیں اس لڑکی کو عقل کب آئے گی میں تو پوچھ پوچھ کر تھک چکی ہوں کچھ کہوں گی تو آپ حمایت لینے میں سب سے آگے ہوں گی'' میری خالہ پلس چچی سہیلہ خاتون اپنی بڑی بہن جٹھانی سے کافی پریشانی سے مخاطب تھیں۔ ''آخر ہوا کیا ہے تم نے ضرور ڈانٹا ہوگا'' میری امی یعنی راحیلہ خاتون نے واقعی بات سننے سے پہلے ہی خالہ کو الزام دے دیا‘ جسے وہ نظر انداز کر کے بات بتانے لگیں۔

''بجو‘ یہ کل شام اپنی دوست سمیہ کے گھر گئی تھی بس جب سے آئی ہے رو رہی ہے‘ ہانڈی روٹی ہوئی رات ختم ہوگئی مگر رونا ختم نہ ہوا صبح کا ناشتہ بناتے وقت بھی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اور اب سنک کے پاس کھڑی آنسوؤں سے برتن دھو رہی ہے''۔ سہیلہ خاتون نے تفصیل سے بتایا۔ ''باپ یہاں ہے نہیں اور مجھ میں اب پوچھنے کی ہمت نہیں''

''کس چیز کی ہمت نہیں ہے سہیلہ بی بی ہمت ہارنا تو بزدلوں کا کام ہے۔ (یہ میرے والد گرامی کی انٹری تھی) شاہنواز صاحب گھر میں داخل ہوتے ہوئے بولے تو خالہ نے ساری بات ان کے گوش گزار کردی۔

''بلاؤ ذرا ہماری بیٹا کو ہم ابھی پوچھتے ہیں کہ اس ''سیلاب'' کا باعث کون ہے''؟ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی سوجی آنکھوں کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھی۔ اس کے تایا نے اس سے کوئی بات نہیں پوچھی بس ہلکی پھلکی باتوں سے دل بہلاتے رہے اور

ساتھ ہی ناشتہ بھی لگوالیا‘ دروازہ کھلا اور علی شاہنواز (یعنی کہ میں) اندر داخل ہوا۔ ''السلام علیکم''۔ سب ایکدم اسکی طرف متوجہ ہوگئے۔

''ارے آجاؤ صاحبزادے بڑے دن بعد شکل دکھائی کچھ مزاج ٹھکانے پر آئے یا......؟'' شاہنواز صاحب نے طنز کا آغاز کیا ہی تھا کہ نوریہ صاحبہ ایک مرتبہ پھر سسکنے لگیں۔

''کیا بات ہے بیٹا کچھ بتاؤ تو صبح آخر کیوں اتنا رو رہی ہو'' تایا جی نے نرمی سے پوچھا علی صاحب کو بھی (یعنی مجھے) اس کی سوجی صورت دیکھ کر جھٹکا لگا۔ ''میرے خدا کہیں اسے بتا تو نہیں دیا۔ یقیناً ایسا ہی ہے ورنہ اس کی یہ حالت......''

''تایا ابو...... یہ...... بی...... ویاں...... شش...... شادی کے بعد...... شوہروں کو اتنا بدل...... کیوں...... دیتی ہیں'' نوریہ سسکیوں کے درمیان بولی۔

''نہیں تو بیٹا سب ایسی تھوڑی ہوتی ہیں'' تایا ابو نے چمکارا۔

''ہوتی ہیں ایسی بھی۔ میری دوست ہے نا‘ سمیہ وہ تین بہنیں اور ایک بھائی ہیں دو ماہ پہلے انہوں نے اپنے بھائی کی شادی اتنے ارمانوں سے کی تھی اور اب...... اب وہ اپنی بیوی کو لے کر الگ ہوگیا ہے۔ سمیہ کی امی کی طبیعت اتنی خراب ہے اور...... اور ان لوگوں کے گھر میں سخت ٹینشن ہے'' نوریہ بولی۔

''ہوتا ہے بیٹا کبھی کبھی ایسا بھی۔ دنیا میں سب ہی کچھ ممکن ہے'' تایا ابو نے اپنی لاڈلی کو نرمی سے سمجھایا۔ پھر پتہ نہیں نوریہ کو کیا ہوا۔ ایکدم علی کی طرف گھومی اور بھرپور غصے سے انگلی اٹھا کر بولی۔

''علی بھائی‘ اگر آپ شادی کے بعد اس طرح بدلے تو میں آپ کی بیوی کو زہر دے دوں گی'' وہ پوری طرح سنجیدہ تھی اور اپنی بات کہہ کر ایک مرتبہ پھر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ سہیلہ (میری خالہ اور نوریہ کی امی) نے اطمینان کی طویل سانس لی۔ بلی تھیلے سے باہر آچکی تھی۔ سمیہ کے بھائی کے الگ ہونے کا نوریہ کو اتنا دکھ نہیں تھا جتنا علی بھائی کے شادی کے بعد بدل جانے کا اندیشہ ستا رہا تھا‘ وہ علی بھائی کے معاملے میں ایسی ہی جذباتی تھی۔

''تایا ابو آپ علی بھائی کو سمجھادیں کہ اگر یہ ذرا بھی بدلے تو میں...... میں......'' اور نوریہ صاحبہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئیں۔

''ایسی سچویشن میں آپ میری پوزیشن کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔ امی جی اور ابو جی تو مجھے یوں گھور رہے تھے گویا میں شادی سے پہلے ہی بدل چکا ہوں‘ میں بھی اتنا ہی شرمندہ کھڑا تھا جتنا کہ حقیقت میں ایسا ہو جانے پر ہوتا ہے۔ (حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔

''ہاں صاحبزادے‘ تو کیا سوچا آپ نے ان تین چار ہفتوں کی خودساختہ جلاوطنی میں'' ابو جی کی توپ (معذرت کے ساتھ میں ان کی انسلٹ بالکل نہیں کررہا) کا رخ میری طرف تھا اور یہ پہلا گولہ فائر ہوا۔ آپ لوگ میری ویلیو دیکھیں کہ اتنے دنوں بعد گھر کا اکلوتا لڑکا آیا اور کسی نے پانی تو کیا بیٹھنے تک کو بھی نہیں کہا میں خود ہی آگے بڑھا اور ایک کرسی سنبھال کر بیٹھ گیا۔

''میں اصل میں...... وہ ابو جی......'' ابھی میں ہکلانے کے دوران کوئی جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ ابو جی کی گھورتی آنکھوں‘ اور امی کی تیوری نے اچھا خاصہ دہلا دیا اور بات جو کبھی نہ تھی گھبرا کے وہ بھی کہہ گئے کے مصداق ان لوگوں کے سامنے اقرار کر بیٹھا۔ جونہی میرے منہ سے'' ابو جی آپ کی

مرضی...... مگر'' نکلا امی جی تو واری صدقے ہوگئیں۔
''ارے دیکھا میرا لعل' کتنا فرمانبردار ہے میں پہلے ہی کہہ رہی تھی ملتان میں کوئی کام ہوگا اس لئے رک گیا''۔ انہوں نے ''مگر'' کو بالکل ہی نظر انداز کردیا تھا۔ میری بات پوری ہونے سے پہلے ہی ان کی امیدیں لمبی ہونا شروع ہوگئی تھیں۔ لیکن ابو جی نے میرے ''مگر'' کو نظر انداز نہیں کیا اور پھر مجھ سے مخاطب ہوئے۔
''مگر سے تمہاری کیا مراد ہے؟''
''مگر یہ ابو جی کہ...... آپ...... آپ نوریہ سے تو پوچھ لیں''۔ کہنا کیا تھا اور منہ سے کیا نکلا سچ مچ میرا دل چاہا کہ سر پیٹ لوں' مگر چونکہ ابو جی کے ''ٹارگٹ'' پر تھا اس لئے یہ خواہش بھی دبانے پر مجبور ہوگیا۔
''بس بھی کریں کیا آتے ہی میرے لعل کے پیچھے پڑ گئے چلو تم نہالو میں نے اپنے ہیرے جیسے بیٹے کے لئے اپنے ہاتھوں سے قیمہ بھونا ہے شاباش میرا بچہ جلدی سے فریش ہوجاؤ''۔ امی کی ساری مامتا امڈ امڈ کر مجھ پر نچھاور ہورہی تھی۔ اللہ کی شان دیکھیں تین ہفتے پہلے علی صاحب کنکر برابر بھی نہیں تھے اور اب قدرو قیمت لعل ہیرے موتی سے نیچے نہیں آرہی تھی۔ یہی کچھ سوچتا میں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ نوریہ کا متوقع ردعمل سوچ کر اور تصور کی آنکھ سے دیکھ کر ہی میرا دم نکلا جارہا تھا۔ اتنا اطمینان تو ہوگیا تھا کہ اسے ابھی اس معاملے کی بھنک بھی نہیں پڑی' کھانا کھانے بیٹھا تو زنیرہ اتنے دن کی غیر حاضری پر لڑنے لگی' اس کی باتیں اور محبت بھری تکرار کتنا مزہ دے رہی تھی۔ اب سے تین ہفتے پہلے تک میں نوریہ سے بھی بالکل اسی طرح...... اور اب......
''لاحول ولاقوۃ' سوچتے سوچتے میرے منہ سے بے ساختہ لاحول نکل گیا۔
''شاباش میرے ہونہار بیٹے شاباش' ذرا گھر سے نکل کر چار دن باہر کیا رہے باپ پر بھی لاحول پڑھنے لگے' اتنے سے دنوں میں تمہاری حرکتیں کنٹرول سے باہر ہوگئی ہیں تو آگے چل کر کیا کرو گے'' طیش سے ابو جی کا چہرہ سرخ ہورہا تھا لیکن میں وجہ سمجھنے سے قاصر رہا' ابو کا چہرہ اور میری صورت دیکھ کر زنیرہ کی ہنسی نکل گئی۔
''بھائی' ابو کہہ رہے ہیں کہ نوریہ آپی سے آپ کا ڈائریکٹ نکاح کردیا جائے تو کیسا رہے گا اور آپ لاحول پڑھ رہے ہیں۔ ہاہا...... ہاہا......''۔
''چپ رہو بدتمیز' میں کچھ اور سوچ رہا تھا سوری ابو جی میں نے آپ کی بات سنی نہیں تھی'' میں سٹپٹا کر جلدی جلدی ''بولا۔ اس کے بعد امی ابو کافی دیر تک پروگرام سیٹ کرتے رہے اتوار کا پورا دن گزار کر پیر کی علی الصبح نوریہ کے ساتھ ملتان کے لئے روانہ ہوگیا اسے یونیورسٹی پہنچنا تھا اور مجھے اپنی جاب پر۔
''علی بھائی' آپ آج' اتنے چپ کیوں ہیں'' اس نے پوچھا کیونکہ وہ خود حسب سابق خوب بول رہی تھی' لیکن میری بولتی بالکل بند تھی۔
''کچھ نہیں بس ایسے ہی' میں نے جواب دیا پھر کسی خیال کے تحت بولا ''نوریہ' کل تم اتنا رو کیوں رہی تھیں بالکل سچ بتانا'' دراصل میرے دل میں ایک چور پیدا ہوچکا تھا جو نوریہ کے منہ سے اپنے مطلب کی کوئی بھی چھوٹی سی بات سننے کا متمنی تھا تاکہ اپنے گلٹ کو کچھ کم کرسکے مگر میں سوال کرتے ہوئے بھول گیا تھا کہ خیالات میرے بدل رہے ہیں ''اسکے'' نہیں۔ اس لئے وہ صاف گوئی سے بولی ''علی بھائی' کیا آپ شادی کے بعد سمیہ کے بھائی جیسے ہوجائیں گے؟ ہم سب سے دور سے الگ' ہم یہ کیسے برداشت کرپائیں گے' میں ...ہ تایا ابو خالہ جان' امی جی اور ابو جی سب لوگ ...ں آپ کو بتاؤں کہ آپ کے دور چلے جانے کے ...ل سے ہی میں پاگل ہونے لگتی ہوں۔ آپ ...ے اور زنیرہ کے ایک ہی تو بھائی ہیں اگر آپ ...'' اس کی آواز میں واضح لرزش اتر آئی اسی ...ے وہ چپ بھی ہوگئی۔ پھر کچھ دیر بعد خود پر قابو ...تے ہوئے بولی۔ ''ویسے مجھے پتہ ہے کہ آپ ہرگز ...ی نہیں بدلیں گے کیونکہ آپ ہیں ہی اتنے اچھے ...ان'' اور میں مسکرا کر رہ گیا۔ اگر ابھی نوریہ بی بی کو ...' خالہ اور سب سے بڑھ کر میری سوچ کے بارے ...میں پتہ چل جائے تو پھر دیکھیں گے کہ علی بھائی ...تنے'' اچھے باقی بچتے ہیں' بچتے بھی ہیں کہ نہیں ...ے دل میں بے چینی سی ہونے لگی جو سارے ...یں ساتھ ساتھ بڑھتی رہی۔
تقریباً مہینے بعد مجھے گاڑی مل گئی اور یہ اطلاع ...سے پہلے میں نے نوریہ کو دی (یہ میری ہمیشہ کی ...ادت تھی) پھر گھر فون کیا امی ابو نے تو آنے کا ...آرڈر دے دیا اور میں نے فوراً ڈی جی خان جانے کا ...قصد کر کے فرمانبرداری کا ثبوت فراہم کردیا۔ کار میں ...بیٹھنے والا تھا کہ نوریہ کا فون آگیا اسے بھی ''ارجنٹ'' ...بنیاد پر بلوایا گیا تھا۔ میرا ماتھا ٹھنکا' لیکن وہم جان کر ...نظر انداز کرگیا۔ یونیورسٹی سے نوریہ کو پک کیا اور ڈی ...جی خان کے لئے روانہ ہوگئے' مجھے آج پتہ چلا کہ اگر ...ہمسفر من پسند ہو تو سفر کتنا خوشگوار ہوجاتا ہے۔ خواہ ...جون کی سڑی گرمی کا ہی کیوں نہ ہو۔ خوامخواہ ...گنگنانے کو دل چاہنے لگا۔ ''اک لڑکی کو دیکھا تو ایسا ...لگا جیسے صبح کا روپ جیسے سردی کی چھوپ جیسے......''
''علی بھائی' کیا گاڑی میں کیسٹ پلیئر نہیں ...ہے؟'' نوریہ نے اچھے خاصے موڈ کو غارت کردیا۔
''ہے بھئی کیوں نہیں ہے''
''پھر آپ اپنے گلے کو زحمت نہ دیں''۔ اس نے پٹ سے کہا۔ 'ایڈیٹ' میں نے اسے گھورا دل ہی دل میں شرمندہ بھی ہوا کہ میری آواز گانے کے لئے قطعی مناسب نہیں ہے۔ یہ تو میرے اندر کا موسم...... خیر جانے دیں۔ پتہ نہیں کیوں اتنے دن گزر جانے کے بعد بھی اپنے اندر ایک گلٹ سا محسوس کیوں کرتا ہوں۔
''علی بھائی آپ کی بیوی کیسی ہونی چاہئے' میرا مطلب ہے کس قسم کی لڑکیاں آپ کو اچھی لگتی ہیں؟'' اچانک ہی نوریہ کے سوال نے مجھے چونکایا' میں نے بغور اس کے تاثرات جانچے' شاید۔ شاید اسے کچھ پتہ چلا ہو' کوئی اڑتی پڑتی بات کان سے گزری ہو لیکن مایوسی...... افسوس سرد آہ بھر کر میں اس کی طرف متوجہ ہوا۔
''تم کیوں پوچھ رہی ہو؟''
''ظاہر ہے اب آپ جاب کرتے ہیں کنوینس پرابلم بھی نہیں ہے' رہائش بھی ذاتی ہوجائے گی تو آپ کی شادی ہونی ہے' میرا مشورہ مانیں تو بالکل شادی نہ کریں''۔
''کیوں؟'' میں نے تڑپ کر پوچھا۔
''علی بھائی میں آپ کی بیوی کو کیسے برداشت کروں گی' میں تو اس غم میں ہی مرجاؤں گی کہ کہیں وہ آپ کو ہم سب سے دور نہ کردے''
''نہیں وہ ایسی نہیں ہے'' بے ساختہ میرے منہ سے نکل گیا۔
''کک...... کون...... کون ایسی نہیں ہے'' نوریہ چونکی ہوگئی اور گھور کر مجھے دیکھنے لگی۔
''بھئی وہ ہی جو میری بیوی ہوگی'' میں نے خود کو لتاڑتے ہوئے بات سنبھالنے کی کوشش کی' چند لمحے

تو وہ مجھے خاموشی سے بغور تکتی رہی اور پھر جو دھواں دھار رونا شروع کیا تو ساون بھادوں کی بارشیں فلاپ ہوگئیں۔

"آپ ابھی سے اس کی حمایت کررہے ہیں۔ دیکھا میں نے تایا ابو سے کہا بھی تھا علی بھائی بدل جائیں گے بس میں آپ کی شادی ہونے ہی نہیں دونگی" جب اس کے رونے میں اگلے پانچ منٹ تک بھی کوئی کمی آتی محسوس نہ ہوئی تو مجبوراً ایک ہوٹل کے سامنے گاڑی روک کر بوتلیں منگوائیں منتیں کیں اور یقین دلایا کہ میں ہرگز ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرونگا جو نویرہ حق نواز کے پسندیدہ سانچے میں نہیں ڈھلے گی۔ خدا خدا کر کے ڈی جی خان آیا اور میں نے سکھ کا سانس لیا"

"وہ تاریخ کا یقیناً ایک عظیم دن تھا (کم از کم میرے لیے) کیونکہ شام کو میرا اور نویرہ کا نکاح کردیا گیا شادی عید کے بعد ہونا قرار پائی۔ اس کے والد بزرگوار میرے چچا پلس سسر ابوظہبی میں تھے اور اپنی اکلوتی دختر کو اپنے ہاتھ سے رخصت کرنے کے خواہش مند تھے۔ خدا معلوم نویرہ اس نکاح پر کیسے راضی ہوئی۔ اس سوال کا جواب اگلے دن مجھے اچھی طرح مل گیا۔

☆☆☆

"علی کی زبانی آپ کو میرے بارے میں پتہ چل گیا ہوگا میں یعنی نویرہ حق نواز اب مسز علی شاہنواز اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں۔ میری امی تین بہنیں ہیں بڑی خالہ کی شادی کینیڈا میں ہوئی ان کی دو بیٹیاں ہیں اور علی کے بڑے بھائی یاسر ان کے لے پالک بیٹے ہیں علی کی فیملی سے آپ واقف ہو ہی چکے میں اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں اور سب سے بڑی اچھی خاصی سمجھدار مگر 'بھائی' کے معاملے پر بہت جذباتی میرے بعد چار بھائی ہوئے جو سب کے سب اللہ کو پیارے ہوگئے سو میرا کوئی بھائی نہیں تھا کوئی ماموں نہیں اور علی اور یاسر کے علاوہ کوئی کزن نہیں یاسر تو شروع ہی سے کینیڈا چلے گئے تھے سو لے دے کے علی ہی بچے مجھے یہ احساس بہت زیادہ تھا کہ میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔ جب میرے چوتھے بھائی کی پیدائش کے دو ماہ بعد ڈیتھ ہوئی تو میں بہت روئی تایا ابو نے ہمیشہ کی طرح گود میں بٹھا کر سمجھایا کہ علی بھی تو تمہارا ہی بھائی ہے اور علی نے بھی اس بات کا یقین دلایا اسی دن سے بات میرے دماغ میں جم گئی کہ خدا نے مجھے محروم نہیں رکھا میرے پاس بھی ایک بھائی ہے جو مجھے سب پر ترجیح دے سکتا ہے میرے ناز نخرے اٹھا سکتا ہے اور میرا مان رکھ سکتا ہے۔ اس دن مجھے "علی بھائی" سے محبت نہیں عشق ہوگیا۔ انہوں نے بھی مجھے ویسا مان دیا جو سگے بھائی دیتے ہیں۔ میں اپنی دوستوں میں اپنے علی بھائی کا تذکرہ بہت فخر اور غرور سے کرتی تھی ان کی قابلیت ذہانت سے بڑھ کر فرمانبرداری وہ سچ مچ ایک آئیڈیل شخصیت تھے اور وہ میرے بھائی تھے مجھے بھائی کی کمی اس لیے بھی محسوس ہوئی کہ ابو جس کمپنی میں ملازم تھے اس نے ان کا ٹرانسفر ابوظہبی کردیا لیکن ان کی اتنی تنخواہ نہیں تھی کہ ہمارا وہاں گزارہ اچھے طریقے سے ہوسکتا جبکہ یہاں ہم ٹھیک ٹھاک کھاتے پیتے لوگ شمار کیے جاتے تھے۔ ابو سال ڈیڑھ سال بعد پاکستان آتے وہ بھی ایک ماہ کے لئے اور باقی سارا سال میری دنیا تایا ابو اور علی بھائی کے ارد گرد گھومتی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اتنی عادی ہوگئی کہ ان کو اپنا سگا بھائی سمجھنے لگی۔ امی اگر مجھے رات کو علی بھائی کے کمرے میں جانے سے روک دیتیں تو برا لگتا مگر میں ان کی

بات مان لیتی لیکن صبح ہی صبح جب تک اپنی بات یا مسئلہ ان سے کہہ نہ دیتی میرے پیٹ میں مروڑ اٹھتی رہتی ایک آدھ مرتبہ مجھے میری کچھ دوستوں نے علی کے حوالے سے چھیڑا بھی لیکن میں نے ان سے قطع تعلق کرلیا۔ اس کے بعد میں نے زیادہ دوست بنائیں بھی نہیں۔ میرے اصل دوست اور واحد استاد ساتھی علی بھائی تھے۔ میری ہر پریشانی اور مسئلے کا حل اگر کسی کے پاس تھا تو وہ صرف علی بھائی ہی تھے انہوں نے کبھی کوئی کام میری مرضی کے خلاف نہیں کیا اور اگر وہ مجھے کسی کام سے منع کرتے تو میں آرام سے مان جاتی تھی میں ایم اے کرنا چاہتی تھی ملتان یونیورسٹی میں انہوں نے داخلہ کروادیا۔ مجھے اور زنیرہ کو کہیں بھی لانے لیجانے کی ذمہ داری پہلے بھی ان کی تھی لانا لیجانا بھی ان کے فرائض میں شامل ہوگیا پھر ان کی جاب بھی ملتان میں ہوگئی ایم اے کے دوسرے سال میں خالہ امی کے بڑے بیٹے یاسر ہمارے گھر (پاکستان) آئے انہیں خاص طور پر مجھ سے ملوانے کے لئے بلوایا گیا تھا۔ (مجھے زنیرہ سے پتہ چلا) وہ تقریباً ڈیڑھ مہینہ پاکستان رہے اور پھر چپ چاپ چلے گئے مجھے نہیں خبر کہ کیا فیصلہ ہوا مگر میں اس سارے عرصے میں ڈپریشن کا شکار رہی اسی لئے جب امی کا ڈی جی خان بلانے کا فون آیا تو گھر آکر ہی مجھے پتہ چلا کہ شام کو میرا نکاح ہے خالہ کے بیٹے سے مجھے "چپ" لگ گئی "سب سے" دور ہوجانے کے خیال سے میرا دل بند ہورہا تھا۔ ذہن میں تھا کہ یاسر نے مجھے اوکے کردیا۔ شاک تو جب لگا جب نکاح کے وقت مجھ سے یاسر کے بجائے علی شاہنواز کے بارے میں پوچھا گیا ایک مرتبہ تو میں نے پوری آنکھیں پھاڑ کر تایا ابو اور دیگر لوگوں کو دیکھا۔ تایا ابو نے مسکرا کر میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا مجھے کچھ ہوش نہیں رہا کہ میں نے دستخط کب اور کیسے کیے۔ کیے بھی یا نہیں مگر خاموشی نیم رضامندی کے مصداق سب ہی مبارک سلامت کرنے لگے۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ ان تمام کو دھکے دے کر کمرے سے باہر نکال دوں مجھے یقین تھا کہ علی بھائی کو بھی میری طرح ٹریپ کیا گیا ہوگا دھوکے سے ہمارا نکاح کروایا گیا ہوگا سو میں موقع کی تلاش میں تھی مہمان ذرا کم ہوں اور میں ان کے کمرے میں جاکر معاملہ کلیئر کروں مجھ میں اسٹینڈ لینے کا اچھا خاصا اسٹیمنا تھا مگر یہ حوصلہ بھر بھری مٹی ریت کی دیوار اور نہ جانے کیا کیا ثابت ہوا۔

اگلے دن فجر کی نماز پڑھتے ہی میں تیر کی طرح ان کے کمرے میں پہنچ گئی "علی بھا....." "Stop- y" ..... منہ سے نکلی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی انہوں نے مجھے ٹوک دیا میں ایکدم چپ ہوگئی۔

"ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے وہ بھی نزدیک آگئے۔

"آپ..... آپ اس دھوکے بازی میں شامل نہیں ہیں ناں" میں نے تھوڑا ہچکچا کر پوچھا (خود بخود ایک حجاب سا میرے لہو میں در آیا تھا۔

"کیسا دھوکا؟" ان کی آنکھوں میں ایسا کچھ تو ضرور تھا کہ میری نگاہیں جھک گئیں۔

اتنی اچانک نکاح مم..... مجھے پتہ ہے..... کہ آپ کو بھی یہاں بلا کر زبردستی راضی کیا گیا ہوگا۔ (اس مرتبہ میں نے نظریں اٹھانے کی غلطی نہیں کی میں ان کی آنکھوں کا سامنا نہیں کرسکتی تھی) مجھے پتہ تھا کہ ان کا جواب ہاں ہوگا اسی لئے میں مطمئن تھی۔

"نہیں"۔ یقیناً میرے کان غلط سن رہے تھے یا پھر یا پھر مجھے سمجھنے میں غلطی ہوئی میں نے بے یقینی

سے انکا چہرہ دیکھا وہ مسکرا رہے تھے۔

"نہیں نویرہ مجھے تقریباً دو ماہ سے اس سلسلے کا علم ہے ہاں مگر دن معلوم نہیں تھا' یہ تمہارے ساتھ ساتھ میرے لیے بھی سرپرائز ہے۔ لیکن خاصا خوشگوار اور شاندار تمہیں کیسا لگا؟"

"مجھے' مجھے تو ایسا لگا تھا کہ میں یا تو پاگل ہوں یا پھر بے وقوف اور پھر میں پھٹ پڑی۔

"آپ میرے بھائی ہیں"

"تھا ہوں نہیں" برجستہ جواب نے تو میرا دماغ ہی الٹ دیا۔

"آپ اتنے بڑے چیٹر ہونگے میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا' مجھے ہرگز آپ کا ساتھ قبول نہیں اور آئندہ میں آپکی شکل پر ایک نظر ڈالنا بھی گوارہ نہیں کروں گی میں نے آپ کو کیا سمجھا اور آپ کیا نکلے' بھائی کبھی اپنی بہنوں کے بارے میں ایسی سوچ نہیں رکھتے۔ آپ نے مجھے میری نظروں سے گرادیا' آپ نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے......" اس پندرہ منٹ کی تقریر میں وہ مسکراتے رہے اور میں دکھ میں ڈوبتی گئی۔ مجھے واقعی ان سے اتنے بڑے دھوکے کی توقع نہیں تھی۔ میری کیفیت ایک پاگل جیسی ہورہی تھی' میں اپنے بھائی کو شوہر کی حیثیت سے کیسے قبول کرلیتی ان کی صورت کبھی نہ دیکھنے کا عہد کر کے میں کمرے سے کیا آدھ گھنٹے کے اندر ڈی جی خان سے ہی نکل گئی' عید میں ابھی ڈھائی تین مہینے تھے لیکن میں نے کسی چھٹی میں ڈی جی خان کا رخ نہیں کیا' مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہ رہا سوائے علی کے' لیکن گھر سے اگر کسی کا فون آتا میں اٹینڈ کرنے سے انکار کردیتی' تایا ابو خالہ امی' امی حتیٰ کہ ابو کا فون بھی میں نے اس ڈھائی تین ماہ کے عرصے میں نہیں سنا۔ علی ایک دو مرتبہ ملنے آئے مگر میں نے ملنے سے انکار کردیا میرے ارد گرد سب دھوکے باز تھے اور میں ان کو معاف نہیں کرسکتی تھی' میں اپنی اس پرابلم کو "علی بھائی" کے کندھے پر سر رکھ کر روتے ہوئے نہیں بہا سکتی تھی مجھے اس ڈپریشن سے بچانے کے لیے کوئی لمبی واک پر لیجانے والا نہیں تھا' کوئی مجھے تسلی دینے والا نہیں تھا' کوئی مجھے سمجھنے والا نہیں تھا۔ میں بیمار ہوگئی شدید بیمار' لیکن وارڈن کے کہنے کے باوجود نہ اسپتال گئی اور نہ گھر مجھے اس تعلق کو سوچ کر ہی اپنے آپ سے نفرت محسوس ہوتی تھی تو پھر علی اس نفرت سے کیسے بچ جاتے' رمضان کا مہینہ شروع ہوچکا تھا گھر سے سب کے مبارک باد کے فون آئے مگر میں نے سننے سے انکار کردیا اب تو وارڈن اور میری روم میٹ بھی اصل بات جانے بغیر مجھے ناراضی ختم کرنے کو کہنے لگی تھی اور تیسرے روزے کی بات ہے' تایا جان مجھ سے ملنے آئے مگر میں نے انکار کردیا' میری روم میٹ صدف جو اصل مسئلہ تو نہیں جانتی تھی مگر میرے بارے میں فکرمند تھی نے تایا سے تفصیلی ملاقات کی اور اس کے بعد اس نے ضد پکڑلی' وہ ساری بات جان کر بھی مجھے موردالزام ٹھہرارہی تھی اس معاملے میں میری بیوقوفی قرار دے رہی تھی' کتنی مرتبہ میری اور اس کی لڑائی ہوگئی مگر ہر مرتبہ اس کے دلائل کے سامنے مجھے چپ ہونا پڑا' بالآخر پندرہویں روز تک میں اس کی بات خاموشی اور سنجیدگی سے سننے لگی تھی' کچھ یہ بھی تھا کہ میں کبھی اتنے عرصے تک گھر والوں سے لاتعلق اور دور نہیں رہی تھی' بہرحال غصہ اور نفرت ناپائیدار چیزیں ہیں اور یہ جلد ختم ہوجاتی ہیں۔ "تمہارے ابو پچیسویں یا ستائیسویں روزے کو آرہے ہیں" صدف نے مجھے اطلاع دی ابھی ابھی تمہارے Husband کا فون اٹینڈ کرکے

رہی ہوں علی تمہیں لینے......"

"میں اس چیٹر کے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گی" میں نے چلا کر کہا لیکن اپنے لہجے کا کھوکھلا پن میں خود بھی محسوس کیئے بغیر نہ رہ سکی۔

"تمہاری مرضی" صدف نے کندھے اچکائے ناراضی کا اظہار کر کے کمرے سے باہر چلی گئی۔

"اسپتال خالی ہوچکا تھا چند ایک لڑکیاں بھی جو تھیں آج کل میں نکلنے والی تھیں" میں کیا کروں؟" یہ سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹ رہا تھا کہ اچانک وارڈن نے گیسٹ روم میں کسی کی آمد کی اطلاع دی۔ مرتی کیا نہ کرتی اٹھ کر چلی گئی۔ ابو...... میرے ابو...... گیسٹ روم میں ابو کو دیکھ کر میں بالکل ہی کھو بیٹھی اور ان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی' کافی دیر بعد جب دل کا غبار ہلکا ہوا تو انہوں نے سامان لانے کو کہا اور میں بے چوں و چرا لے آئی' ابو سے ملنے کی خوشی اتنی زیادہ تھی کہ گاڑی تک آتے ہوئے یہ نہ سوچا ابو کو یہاں کون لایا ہوگا ظاہر ہے علی"۔ میں چپ چاپ گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھ گئی۔ ڈھائی گھنٹے کے راستے میں میری آنکھیں کتنی مرتبہ برسیں مجھے معلوم ہے یا "دیو مرر" میں جھانکتی آنکھوں کو ازبر ہوگا۔ گھر آکر بھی ان دو دنوں میں' میں اپنے کمرے ہی کی ہوکر رہ گئی' کسی نے مجھے چھیڑنے کی کوشش نہیں کی۔

"چاند نظر آگیا نویرہ آپی" زنیرہ دھڑ سے دروازہ کھول کر آئی اور میرے گلے لگ گئی پچھلے دنوں میں سب سے بیزار رہی تھی مگر اس خوشی کے موقع پر اپنے پر قابو نہ رکھ سکی' کمرے سے باہر نکلی امی' ابو' تایا' سب سے گلے ملی اور خوب روئی شکر ہے کہ دشمن جاں کہیں نہیں تھا۔ زنیرہ کو علی بھائی کا انتظار تھا وہ بازار جانا چاہ رہی تھی اور بار بار اپنی بیتابی کا اظہار کررہی تھی میرے سینے سے ایک "ہوک" سی نکلی اور میں اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی' مجھے پتہ تھا کہ وہ عید کی رات بازار ضرور جاتی ہے اور اپنے ساتھ مجھے بھی گھسیٹنا فرض سمجھتی ہے۔

"کہاں رہ گئے تھے برخوردار؟" میں گھر میں داخل ہوا تو ابو جی کی آواز آئی سبھی لوگ لاؤنج میں بیٹھے تھے سوائے نویرہ کے۔

"دو ایک دوست مل گئے تھے ابو جی اس لئے دیر ہوگئی" میں نے شرمندگی (مصنوعی) سے گردن کھجائی۔

"اب گلے بھی مل ہی لو یار مجھے لگتا ہے کہ چاند نظر آگیا ہے" ابو جی زیرلب مسکراتے ہوئے بولے تو میں ان سے اور چچا سے گلے ملنے لگا۔

"علی بھائی بازار جانا ہے چلیں ناں۔" میں چچی اور خالہ سے مل کر امی کے گلے لگا ہی تھا کہ زنیرہ میرے کندھے سے لٹک گئی۔

"چلو" میں نے راضی نامہ جاری کیا۔

"اے ہے نویرہ کو بھی لیکر جاؤ" امی جی فوراً بولیں۔

"میں نے منع تو نہیں کیا آپ بلالیں" میں شانے اچکاتا ہوا بے نیازی ظاہر کرکے بولا۔

"صاحبزادے' کیونکہ وہ تم سے ناراض ہے اس لئے اسے بلانے بلکہ منانے کی ذمہ داری بھی تمہاری ہے" چچا ابو شرارت سے مسکراتے ہوئے بولے تو میں خالہ کی طرف گھوم گیا وہ بھی مسکرارہی تھیں۔ اس وقت سب کی مسکراتی اور شرارتی نگاہیں مجھ پر تھیں اور میں خاصا "دھادھا" سے محسوس ہورہا تھا۔

"تمہیں کھڑے کھڑے سونے کی بیماری کب لاحق ہوئی" ابو نے ڈپٹ کر کہا تو میں چونکا۔ "آج کل کے بچے بڑوں کی بات ماننا تو اپنی توہین سمجھتے

ہیں من مانی ان کی.....''

''آپ تو میرے لعل کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور کوئی انکار.....''

''ارے بجو بھائی صاحب تو مذاق کررہے ہیں۔''

''بالکل بھابی بیگم'' تمام بڑے امی ابو کی نوک جھونک میں مصروف تھے اور میں موقع سے فائدہ اٹھاتا نوریہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

''تھینک یو ابو جی'' مجھے معلوم تھا ابو جی نے میری ''حالت'' کے پیش نظر سب کو بحث میں الجھایا تھا میرے جاتے جاتے انہوں نے ''گڈ لک'' کے طور پر انگوٹھا اوپر کرکے مجھے دکھایا اور میں ہنس پڑا۔ دروازے پر دستک دے کر جب میں ''ڈرتے ڈرتے'' اندر داخل ہوا' نوریہ شاید رونے کے لئے تیار بیٹھی تھی۔ نہ تو وہ مجھ پر جھپٹی اور نہ کچھ بولی' بس رونا شروع ہوگئی' یا اللہ میں کیا کروں' اب اسے چپ کیسے کرواؤں' کہیں چپ کروانے کی کوشش میں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں' ویسے بھی وہ خاصی خونخوار سی تھی۔

''آپ مجھے چپ نہیں کرواسکتے''۔

''ایں'' روتے روتے اس نے کہا تو میں اپنے آپ کو اچھا خاصا چغد محسوس کرنے لگا۔

''میں سچ کہتی تھی ناں آپ بدل جائیں گے پہلے آپ مجھے رونے ہی نہیں دیتے تھے' اگر میں روتی تو چپ کروانے کے لئے کیا کیا جتن کرتے تھے اور اب مجھے گھنٹہ بھر سے روتا دیکھ رہے ہیں نہ صرف دیکھ رہے ہیں بلکہ خوش بھی ہورہے ہیں پرسوں گاڑی میں بھی آپ نے اسی طرح کیا تھا سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں بالکل آپ جیسے علی بھا.....''۔

''بولو بولو بریک کیوں لگ گئی کتنے دن بغیر تمہاری آواز سنی ہے' مجھے بہت اچھا لگا'' میں نے شرارت اور شگفتگی سے اسے چھیڑا تو وہ منہ دوسری طرف پھیر گئی۔

''چلو بازار چلیں زنیرہ اور تم ہمیشہ ہی جاتی ہو آج.....''

''میں آپ کے ساتھ نہیں جارہی''۔ ''کیوں؟''

''اس لئے کہ آپ بہت بڑے چیٹر ہیں (غصے کا اظہار شروع ہوچکا تھا سو میں الرٹ ہوگیا)'' آپ نے مجھے دھوکا دیا پھر میری روم میٹ کو ''پٹایا'' سب گھر والوں کو اپنا ہمنوا بنالیا آپ کو ہر بات پتہ تھی پھر بھی آپ نے مجھ سے چھپائی اور..... اور مجھے منایا بھی نہیں مزے سے آکر کہہ دیا چلو بازار چلیں ہنہ''۔ میں نے اطمینان سے گہری سانس لی کیونکہ وہ لڑنے کے موڈ میں نہ تھی اس لیے ماننے کے موڈ میں تھی سو میں نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔

''بات دراصل یہ ہے نوریہ میں واقعی تمہیں ایک بہن کی ہی طرح چاہتا تھا اس کا احساس مجھے بعد میں ہوا کہ میرے محسوسات تم' تمہارے لیے بہن کے رشتے سے ہٹ کر ہیں ایسا' یاسر' کے خط کے بعد ہوا۔ جب وہ یہاں رہ کر گئے تم اور زنیرہ ان کے ساتھ گھومی پھریں تو انہیں اندازہ ہوا کہ تمہاری ہر بات مجھ سے شروع ہوکر مجھ ہی پر ختم ہوتی ہے' تم لاشعوری طور پر کسی کو میرے برابر یا مجھ سے بڑھ کر نہیں مانتیں' درحقیقت تم مجھ سے 'محبت' کرتی ہو جس کا تمہیں خود احساس نہیں..... چپ ہوکر میری بات سنو' میں تمہیں منانے والا ہوں' نوریہ کو منہ کھولتا دیکھ کر میں نے گھورا۔'' جب وہ ملتان آئے اور میرے پاس تین چار دن رہے تو کچھ ایسی ہی کنڈیشن میں مجھے بھی مبتلا پایا''

''آپ کی زیادہ تھی''۔ نوریہ پٹ سے بولی' ادکے ادکے میری زیادہ تھی میں تسلیم کرتا ہوں' اسی

نے جب مجھ سے تمہارے لیے بات کی تو میں بھی اسی طرح غصے میں آیا تھا جس طرح کہ تم' اور اس لیے ملتان تین ہفتے رہا' ناراضی میں' وہیں یاسر کا خط موصول ہوا پھر میری ان سے فون پر بھی بات ہوئی اور میری سوچ میں واضح تبدیلی آئی' تبدیلی تو نہیں کہہ سکتا مگر میرے دماغ کو ایک مثبت راستہ مل گیا' اور اسی لیے میں نے سوچ سمجھ کر ہامی بھری''

''لیکن آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا'' آنسو دوبارہ اس کی آنکھوں میں جمع ہونا شروع ہوگئے۔

''میں اب جو تمہارے ساتھ ''اچھا'' کرنے والا ہوں''۔ تھوڑے رومانٹک لہجے میں' میں نے کہا جسے نوریہ نے یکسر نظر انداز کردیا۔

''آپ اتنے برے ہیں کہ آپ نے نہ صرف مجھ سے میرا بھائی چھینا (بھائی کی ایسی کی تیسی اس اڑیل کی بھائی' بھائی کی رٹ پر میں نے تلملا کر دانت پیسے) بلکہ میرا دوست اور میرا اعتبار بھی ختم کردیا' آپ' آپ بہت ظالم ہیں'' سوں سوں کرتی وہ مزید کچھ کہتی کہ میں نے آگے بڑھ کر اس کے لبوں پر مہر لگادی اس کے تمام گلے شکوے ایک ہی وار میں دھو دیئے' وہ مجھ سے آنکھیں چرارہی تھی' دور ہٹنا چاہ رہی تھی مگر میں اس کے کان میں سرگوشی کرتا چلا گیا۔

''میں ظالم نہیں ہوں'' ظالم لڑکی' میں نے تمہیں بھائی' دوست اور اعتبار سے زیادہ قابل اعتبار رشتہ دیا ہے' تمہیں مجھ سے حال دل کہنے کے لئے صبح کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ تمہیں اپنے مسائل شیئر کرنے کے لئے کسی 'غیر' کی ضرورت نہیں پڑے گی لوگوں کی غلط غلط فہمی کی باتوں کا خوف نہیں ہوگا' میرا شادی کے بعد بدلنے کا اندیشہ نہیں ہوگا۔ اور سب سے بڑی بات میری بیوی کا ڈر نہیں ہوگا'' آخری بات پر میں نے شرارت سے اس کی ناک کھینچی۔

''باہر چلیں'' وہ میری رومانٹک حالت سے گھبرا کر بولی۔

''نہیں بھئی ابھی تو تمہیں منانا ہے تمہیں' چپ کرانا ہے اور چاندرات کی مبارکباد لینا ہے'' میں نے معنی خیزی سے دیکھتے ہوئے اس کے بیڈ پر لیٹ کر کہا۔

''آپ زیادہ پھیلیں نہیں۔ میں تایا ابو سے آپ کی شکایت کردوں گی کہ علی بھا.....''

''یار بھاڑ میں جھونکو اس بھائی کو'' میں تڑپ کر اٹھا۔ سارا موڈ چوپٹ کردیتا ہے' اگر میں ملک کا صدر ہوتا تو یہ اعلان ضرور کرادیتا کہ آئندہ کوئی کزن اپنی کسی کزن کو بھائی کہنے کی اجازت نہیں دے گا اور.....'' مجھے بھناتا دیکھ کر نوریہ نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور دروازے سے باہر نکل گئی' اس کی چاہ کی ہر ڈانٹ پیتا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا میں بھی دروازے کی جانب بڑھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور وہ کھلکھلاتی ہوئی آواز میں بولی۔

''چاندرات مبارک ہو علی بھا'' شرارت سے اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس پلٹ گئی۔

''ہاں واقعی آج کی چاندرات بہت مبارک ہے'' میں مسکرا کر اپنے آپ سے مخاطب ہوا'' تھینک یو اللہ میاں جی..... تھینک یو''۔